نہیں ہوتی۔ محض علماء کی شکل و صورت ہیچ و میچ بنانے سے کوئی کوئی عالم نہیں ہو جاتا۔ پھر یہ تو صنعوا واصنعوا کا مصداق صریحاً بدعتی ہیں کسی وقتی سیاسی محاذ آرائی کی خاطر انہیں علماء کہنا دین کے لئے خطرہ ہے۔ گذشتہ انتخابات کے دوران بے محل فتووں کی جو مہم چلائی گئی اور نا اہل اور غیر ثقہ لوگوں کو علماء کی فہرست میں شامل ہونے کا موقع دیا گیا اس سے علماء کے وقار کو اور خود دین کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ یہ امانت اور فراست دونوں کے خلاف ہے کہ جہل اور بدعت کو علماء کا ایک مکتب خیال کہا جائے!

ع۔ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

(ڈاکٹر محمد یوسف پروفیسر عربی جامعہ کراچی)

قادیانیت، علامہ اقبالؒ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ | آپ کا اداریہ ماشاء اللہ انتہائی بلیغ، وقیع اور موثر ہے۔ مرزائیت کا خوب خوب نوٹس لیا گیا ہے، ماشاء اللہ خدا کرے زور قلم اور زیادہ۔ جناب علامہ اقبالؒ نے تحریک کشمیر کے آغاز ہی میں (حسب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ سابق صدر مجلس احرار اسلام ہند کے ایماء پر حضرت العلام السید انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے انہیں حقائق سے سرفراز فرمایا تھا۔) ردِ قادیانیت کا مقدس مشن شروع کر دیا تھا۔ اور اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو یہ بات واشگاف طور پر ظاہر و باہر ہو جائے گی کہ حضرت علامہ اقبالؒ کے جتنے بھی اسلامی مقالات ہیں ان میں کثرت ان مقالات کی ہے جو انہوں نے حضرت ختمیت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت شرعیہ اور ان کی خاتمیت پر قلمبند فرمائے ہیں۔ اور یہ سب فیضان حضرت انور شاہ کشمیریؒ کا ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ اور حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ اور ان کے ساتھیوں کے توسط سے جناب علامہ پر ہوا۔ میں اسکی تفصیل بیان کر دینا چاہتا ہوں تاکہ ہماری نئی پود گذشتہ حقائق یعنی تاریخ اسلامیہ کے ایک سنہری باب کے اس بنیادی حصہ سے بخوبی آگاہ ہو سکے۔

غالباً ۱۹۲۸-۲۹ء میں مظلوم مسلمانانِ کشمیر کی داد و دہش اور حق رسی کے پیش نظر ایک کمیٹی تشکیل کی گئی تھی جس کا نام "کشمیر کمیٹی" رکھا گیا تھا۔ اس کمیٹی کا اولین مقصد کشمیر کے راجہ ہری سنگھ کی مسلمانانِ کشمیر کے خلاف سرگرمیوں کا محاسبہ کرنا اور ہر قیمت پر اس ظلم و تشدد کا خاتمہ کرنا تھا جس نے ریاست مذکورہ کے مسلمانوں کا جینا دوبھر کر رکھا تھا۔ علامہ اقبالؒ کے علاوہ دیگر کئی قومی زعماء اس میں شریک تھے

گورنمنٹ برطانیہ نے اپنی دیرینہ چوہا چال کے تحت مرزا محمود کو جس کا دادا مرزا غلام مرتضیٰ ساکن قادیان مغلاں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کو اس وقت کے جید علمائے حق اور مجاہدین

آزادی کے خلاف اپنی جاسوسی اور مخبری کی خدمات رزیلہ پیش کر چکا تھا اور کہ جس کا باپ غلام احمد قادیانی انگریزوں کے تیار کردہ منصوبہ کے تحت مسلمانانِ عالم کی وحدتِ ملّی کو پارہ پارہ کرنے کے لئے ادّعائے نبوّت کر کے بزعم خود نسلِ افرنگ پر ایک ایسا احسانِ عظیم کر گیا ہے، جسے اسکی نسل خداوندانِ افرنگ کی اطاعت ودوامیہ کے لئے ہمیشہ ہمیشہ جاری وساری رکھنے کا ابلیسی عہد کئے ہوئے ہے۔ اپنا مہرشدہ اور سکّہ بند مہرہ ہونیکی حیثیت سے اس کمیٹی میں داخل کر دیا جو پھر اپنی ریشہ دوانیوں سے صدارت کے عہدہ تک جا پہنچا۔

ان حقائق کے پیشِ نظر بھلا انگریز بہادر کو اپنے آزمودہ کار باپ دادا کے بیٹے اور پوتے سے (جس کی مزید ٹریننگ بھی برٹش سرکار کے ملبی دعاوی کرتے رہتے ہوں۔) بڑھ کر کوئی اور کیا کام دے سکتا تھا جس شخص کے وجود کا تصور ہی، ابلیسیّت، ارتداد، کفر اور اسلام دشمنی بل بغاوت بالنبوّت سے عبارت ہو وہی تو تلبیسی چالوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ کسی اور کی کیا مجال۔

غضبِ خدا کا کہ علامہ اقبالؒ جیسا شخص بھی اس کے ابلیسی تقدّس کا شکار ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔[ا]

اس بات کا علم جب زعمائے احرار حضرت السیّد عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا مظہر علی اظہر اور الشیخ حسام الدینؒ کو ہوا تو وہ ششدر ہو کر رہ گئے۔ تحریکِ کشمیر اسوقت اپنے پر تول رہی تھی، یہ حضرات اسوقت اپنا دن اور رات ایک کئے ہوئے تھے۔ تاہم ان حضراتِ گرامی نے اس المیہ کی اطلاع فوراً حضرت السیّد انور شاہ کشمیریؒ کو دی۔ کیونکہ حضرت انور شاہ صاحب کشمیری تھے۔ اور زعیم عظیم ملّت بھی اس لئے وہ تحریکِ کشمیر اور علامہ اقبال دونوں سے خاطر خواہ طور پر متعلق تھے، علامہ انور شاہ صاحبؒ کو جب یہ خبر پہنچی تو انہیں سخت صدمہ ہوا۔ اوّلین فرصت میں

ا۔ مگر بحمد للہ کہ علامہ اقبالؒ پر جلد ہی حقیقت ظاہر ہو گئی اور یہ تعلق بیزاری سے اور بالآخر نفرت اور بغاوت سے بدل گیا۔ خود تحریر فرماتے ہیں: "مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اب سے ربع صدی پیشتر مجھے اس تحریک سے اچھے نتائج کی امید تھی...... معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی۔ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا جب ایک نئی نبوّت۔ بانیٔ اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرتؐ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویّہ میں کوئی تناقض ہے تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے۔ بقول ایمرسن "صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔" (حرفِ اقبال ص ۱۳۱، ۱۳۲)

ـــــ ادارہ ـــــ

علامہ اقبالؒ سے روبرو گفتگو فرمائی، علامہ اقبالؒ اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کا سراپا ہی بدل گیا، فوراً اپنے خیالات سے رجوع فرمایا اور پھر ہمیشہ کے لئے انگریز و مرزائیت کے مقابلہ میں بہر لحاظ سینہ سپر ہو گئے۔ انہی تاثرات کا نتیجہ تھا کہ علامہ اقبالؒ نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے جواب میں اپنے اینٹی مرزائیت خیالات کا پوری تفصیل سے جائزہ لیا تھا۔ علاوہ ازیں ان کے کلام میں بھی ان قلندرانہ ضربوں کی کمی نہیں جو انہوں نے اپنے مخصوص لب و لہجہ میں مرزائیت کے وجود مردود پر تکرار رسید کی ہیں۔

یہ ہیں وہ صحیح حقائق جنکی بنا پر کشمیر کمیٹی کی زمام کار حضرت السید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا مظہر علی اظہر چوہدری افضل حقؒ، الشیخ حسام الدینؒ اور ماسٹر تاج الدین انصاریؒ نیز علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے ہاتھوں میں آگئی، جس سے "کشمیر چلو" کی صداؤں سے ہندوستان گونج اٹھا۔ مولانا مظہر علی اظہر نے کہ انگریز سامراج کے خلاف ایک کوہ آتش فشاں کی حیثیت رکھتے تھے۔ قافلہ سالارِ اوّل کی صورت میں کشمیر کی سرزمین پر جب قدم رکھا تو ہری سنگھ مہاراجہ کشمیر بوکھلا کے رہ گیا۔ انگریز بہادر کے دروازے پر گڑگڑایا، انگریز بہادر نے بیچ بچاؤ کا رول ادا کیا۔

مجلس احرارِ اسلام ہند کی طرف سے، ابو حنیفۂ وقت حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ صدر جمعیت العلمائے ہند اور سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحبؒ دہلوی ناظم جمعیۃ العلماء ہند اور انگریز بہادر کیطرف سے ہری کشن کول وزیر اعظم ریاست جموں و کشمیر اور مہاراجہ ہری سنگھ والئے کشمیر کی صورت میں ایک مصالحتی کمیٹی تشکیل ہوئی، سہرا احرار زعماء کے سر رہا۔ اور مسلمانانِ کشمیر سرفرازی کے ساتھ من حیث القوم تسلیم ہوئے۔

یہ تھی سب سے پہلی تحریک جو ریاست جموں و کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کیطرف سے چلائی گئی اور جس کے محرکین اور بانی حضرات زعمائے مجلس احرار تھے۔ مگر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آج جب یوم شہدائے کشمیر منایا جاتا ہے تو ان مرحومین کو بالکل نظر انداز ہی کر دیا جاتا ہے۔ جو اس کے اہل کرتا دھرتا تھے۔

والسلام۔ (محمد اقبال کاشغری۔)

اسرائیل اور مرزائیل | قادیانی اس ملک میں ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ عرب میں اسرائیل، اور پاکستان میں مرزائیل، یہ اسلامی سلطنتوں کو تہہ و بالا کرنے کے غیر ملکی اڈے ہیں۔ ان کے خلاف آپ کا شبانہ روز قلمی جہاد قابلِ تحسین ہے۔ آپ امت مسلمہ کی طرف سے ایک عظیم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ خدا آپکا حامی و ناصر ہو۔ (اللہ وسایا مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت لائل پور)